سوال

ول اللہ(ﷺ) کا حج (192)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ ﷺ کا حج

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

ند!

رسول اللہ ﷺ کا حج

الحمد للہ وحدہ' والصلاة والسلام علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد' وعلی آلہ واصحابہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین

نو!

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، گمراہ کن فتنوں سے محفوظ رکھے۔ میں اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں اس طرح کے مناسک حج کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح اسے پسند ہو، تمہارے حج کو شرف قبولیت سے نواز

یری تم سب کے لئے وصیت یہ ہے کہ تمام حالات میں تقویٰ اور خشیت الٰہی کو اختیار کرو، اس کے دین پر استقامت کے ساتھ عمل کرو اور اس کے غضب اور ناراضگی کے اسباب سے بچو۔ اہم فرائض اور اعظم واجبات میں سے سرفہرست اللہ تعالیٰ کی توحید اور تمام عبادات میں اسی کے لئے اخلاص ہے اور اس

ن یُشرَکَ بِہِ وَیَغفِرُ ما دُونَ ذٰلِکَ لِمَن یَشاءُ (النساء ۴/۱۱۶)

س گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا (ہر گناہ) جس کو چاہے بخش دے گا۔''

پنے نبی حضرت محمد ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

یکَ وَاِلَی الَّذِینَ مِن قَبلِکَ لَئِن أَشرَکتَ لَیَحبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُونَنَّ مِنَ الخاسِرِینَ (الزمر ۳۹/۶۵)

ﷺ) تمہاری طرف اور ان (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم زیاں کاروں میں ہو جاؤ گے۔''

م کے حجاج کرام! ہمارے نبی کریم حضرت محمد ﷺ مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد اپنی حیات کے آخر میں صرف ایک ہی حج کیا ہے جسے حجة الوداع کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اسی حج میں آپؐ نے اپنے قول و عمل کے ساتھ مناسک حج کی تعلیم بھی دی اور یہ ارشاد بھی فرمایا کہ:

((خذوا عنی مناسککم))

لوگو! تم مجھ سے حج کے احکام سیکھ لو۔''

لہذا تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ حج کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے اسوہ کو پیش نظر رکھیں اور مناسک حج اس طرح ادا کریں جس طرح انہیں ادا کرنے کا

ﷺ نے حکم دیا، آپؐ ہی معلم و مرشد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو رحمة للعالمین اور تمام بندگان الٰہی کے لئے حجت بنا کر مبعوث فرمایا ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کے رسول کی اطاعت کریں کیونکہ آپؐ کی اتباع و اطاعت ہی جنت میں جانے اور جہنم سے بچنے کا سبب ہے۔ رسول

فَخُذُوہُ وَما نَہاکُم عَنہُ فَانتَہوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّہَ ۖ إِنَّ اللَّہَ شَدیدُ العِقابِ (الحشر ۵۹/۷)

لو پیغمبر (ﷺ) دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔''

یا:

لاةَ وَآتُوا الزَّکاةَ وَأَطیعُوا الرَّسولَ لَعَلَّکُم تُرحَمونَ (النور ۲۴/۵۶)

سول (ﷺ) کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔''

یا:

یُطِعِ الرَّسولَ فَقَد أَطاعَ اللَّہَ (النساء ۴/۸۰)

شخص نے رسول کی فرماں برداری کی بے شک اس نے اللہ کی فرماں برداری کی۔''

یا:

ِرَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (الاحزاب ۳۳/۲۱)

اللہ کی ذات میں عمدہ (بہترین) نمونہ موجود ہے، (یعنی) ہر اس شخص کے لئے جسے اللہ (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔''

یا:

وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٣﴾ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ (النساء ۴/۱۳-۱۴)

شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمان برداری کرے گا، اللہ اس کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور (یہ) بہت بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدوں سے نکل جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں ڈالے گا جہاں

یا:

ُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (الاعراف ۷/۱۵۸)

ہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں (یعنی اس کا رسول ہوں) وہ جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگانی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے تو اللہ اس کے رسول، پیغمبر امی پر ایمان لاؤ جو اللہ اور اس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں، اور تم ان کی پیروی کرو تاکہ ہد

بر فرمایا:

حِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (آل عمران ۳/۳۱)

مبر لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا۔''

مضمون کی اور بھی بہت سی آیات ہیں لہذا آپ کے لئے اور اپنے لئے میری یہی وصیت ہے کہ تمام حالات میں تقوی الٰہی کو اختیار کیا جائے اور صدق دل کے ساتھ اس کے نبی حضرت محمد ﷺ کے اقوال وافعال کی اتباع کی جائے تاکہ دنیا و آخرت کی سعادت ونجات حاصل کی جائے!

اللہ الحرام کے حجاج کرام! جب ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ تھی تو ہمارے نبی کریم حضرت محمد ﷺ مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف لبیک کہتے ہوئے۔ روانہ ہوئے آپؐ نے حضرات صحابہ کرام کے لئے رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ اپنی رہائش گاہوں سے حج کا احرام باندھ لیں اور منیٰ کی طرف روانہ ہوں، آپؐ نے انہیں

مسلمان کے لئے یہ مستحب ہے کہ حج کا احرام باندھتے وقت بھی اسی طرح غسل خوشبو اور صفائی کا اہتمام کرے، جس طرح میقات سے احرام باندھتے وقت کیا تھا

نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اسی طرح حکم دیا تھا جب انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن مکہ میں داخلہ کے وقت ان کے ایام شروع ہو گئے اور منیٰ کی طرف جانے سے پہلے ان کے لئے طواف مشکل تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ غسل کر کے حج کا احرام باندھ لیں چنانچہ ا

ابہ کرام کے لئے رضی اللہ عنہم نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں منیٰ میں ادا فرمائیں، ان نمازوں کو قصر تو کیا لیکن انہیں جمع کر کے نہیں بلکہ ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا تو رسول اللہ ﷺ کے اسوہ پر عمل کی وجہ سے سنت یہی ہے کہ اس دن نمازوں کو قصر لیکن جمع کے بغیر ادا کیا جائے۔ حاجیوں

ی پر سوار ہوئے لوگوں کو آپؐ نے خطبہ دیا، انہیں وعظ ونصیحت کی، مناسک حج سکھائے، سود اور اعمال جاہلیت سے ڈرایا اور انہیں بتایا کہ ان کے خون، مال اور عزتیں ان پر حرام ہیں۔ آپؐ نے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جب تک کتاب اللہ اور سنت ر

ں کو میدان عرفات میں ظہر وعصر کی نمازیں قصر وجمع۔۔۔ جمع تقدیم۔۔۔ کے ساتھ ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھائیں، پھر آپؐ موقف کی طرف متوجہ ہوئے اور قبلہ رخ ہو کر اپنی سواری پر کھڑے ہو کر اللہ کا ذکر کیا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، اس دن آپؐ نے روزہ بھی نہیں رکھا ہوا تھا تو اس

یہ پڑھتے ہوئے مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے، وہاں آپؐ نے مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں، دونوں نمازوں کے لئے اذان ایک مگر اقامتیں دو تھیں، مزدلفہ ہی میں آپؐ نے شب بسر فرمائی، نماز فجر بھی آپؐ نے یہاں ادا فرمائی، فجر کی دو سنتیں بھی پڑھیں، اذان بھی ایک اور اقامت بھی ایک تھی، پھ

تھا۔ نبی ﷺ نے مزدلفہ کی رات کمزوروں کو یہ اجازت دے دی تھی کہ وہ رات کے وقت ہی منیٰ کی طرف جا سکتے ہیں لہذا معلوم ہوا کہ اس رخصت پر عمل کی وجہ سے اگر عورتیں، مریض، بوڑھے اور جوان کے تابع ہوں اگر رات کے آخری نصف حصہ میں مزدلفہ سے منیٰ چلے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں تا

ت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو اس کی اجازت عطا فرما دی تھی اور پھر جب دن خوب روشن ہو گیا تو آپؐ تلبیہ کہتے ہوئے منیٰ کی طرف روانہ ہوئے، جمرہ عقبہ کا قصد فرمایا اور سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ آپؐ اللہ اکبر پڑھتے تھے پھر آپؐ نے قربانی ے

ا میں نے طواف سے قبل سعی کر لی ہے تو آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، تو اس سے معلوم ہوا کہ حاجیوں کے لئے سنت یہ ہے کہ عید کے دن وہ رمی جمرہ سے آغاز کریں پھر قربانی کریں اگر ان پر ہدی لازمی ہو پھر بال منڈوائیں یا کتروائیں لیکن یاد رہے کہ بال کتروانے سے منڈوانا افضل ہے کہ بال منڈوانے وال

اگر حاجی مفرد یا قارن ہے تو اس کے لئے وہ پہلی سعی ہی کافی ہوگی جو اس نے طواف قدوم کے ساتھ کی تھی اور اگر اس نے طواف قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی تھی تو اب طواف افاضہ کے ساتھ اس کے لئے سعی واجب ہوگی۔

، آئے اور آپؐ نے عید کا باقی دن اور گیارہ بارہ اور تیرہ کے ایام یہیں گزارے، ان ایام تشریق میں سے ہر دن آپؐ زوال کے بعد رمی جمار کرتے، ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پڑھتے، جمرہ اولیٰ وثانیہ کی رمی سے فراغت کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے، دعا کے وقت آپؐ جمرہ اولیٰ

رات کے آخری پہر آپؐ مکہ مکرمہ تشریف لے آئے اور صبح کی نماز لوگوں کو پڑھائی، طواف وداع فرمایا اور چودہ تاریخ کو نماز فجر کے بعد آپؐ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

علیہ من ربہ افضل الصلاۃ والتسلیم

س سے معلوم ہوا کہ حاجیوں کے لئے سنت یہی ہے کہ وہ ایام منیٰ میں اسی طرح کریں جس طرح نبی ﷺ نے کیا تھا یعنی ہر روز زوال کے بعد تینوں جمروں کو رمی کی جائے، ہر جمرہ کو سات سات کنکریاں ماری جائیں، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پڑھا جائے، پہلی رمی کے بعد رک کر قبلہ رخ ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر اس

ت یہ ہے کہ وہ گیارہ تاریخ کی رات منیٰ ہی میں گزارے، بہت سے اہل علم کے نزدیک ان راتوں کو منیٰ میں بسر کرنا واجب ہے، اگر رات کا اکثر حصہ بسر کر لیا جائے تو یہ بھی کافی ہے، جن لوگوں کے پاس کوئی شرعی عذر ہو مثلاً کارکن اور چرواہے وغیرہ تو ان کے لئے منیٰ میں شب بسر کرنا واجب نہیں ہے اگر حجا

ب حاجی اپنے ملک میں واپس جانے کا ارادہ کرے، اس پر واجب ہے کہ طواف وداع کے طور پر بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''تم میں سے کوئی شخص رخصت نہ ہو حتیٰ کہ وہ اپنا آخری وقت بیت اللہ میں گزارے۔'' ہاں البتہ حیض ونفاس والی عورتوں پر طواف وداع نہیں

رضی اللہ عنہ سے یہ ثابت ہے کہ انہوں نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روانہ ہونے سے پہلے آخری وقت بیت اللہ میں گزاریں الا یہ کہ کسی عورت کے ایام شروع ہو گئے ہوں۔

، طواف افاضہ کو مؤخر کیا ہو اور وہ سفر شروع کرنے سے پہلے یہ طواف کرنا چاہتا ہو تو مذکورہ احادیث کے عموم کے پیش نظر طواف افاضہ، طواف وداع سے بھی کفایت کر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنی رضا کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے اور تمہارے حج کو شرف قبولیت ے

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم_ واللہ ولی التوفیق